حدیث پاک میں ہے

صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا کرتا ہے

(کشف الخفاء، رقم ۱۷۷۰)

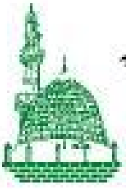

تذکرۂ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

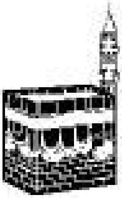

سرپرست اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر و ممبر شریعہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز بحریہ یونیورسٹی و انسٹرکٹر گورنمنٹ کالج کراچی

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے
FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں
اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز
۵۶، اردو بازار کراچی
☎ : 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627658

E-mail : azadpublishers@gmail.com
website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب .... تذکرہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
بانی و سرپرستِ اعلیٰ ...... حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
مؤلف......... مفتی محمد راشد القادری
کتاب ڈیزائنگ ..... سید سمیر حسین
ٹائٹل ڈیزائنگ......... محمد فیضان بیگ
ناشر .... آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی
Website : www.azadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے و طفیل یہ کتاب بنام ﴿تذکرہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ﴾ منظر عام پر آ گئی ہے۔

حدیث پاک میں ہے: صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا کرتا ہے۔

حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ بس ہر کوئی آپ کا تذکرہ کر کے اپنا حصہ ملاتا جا رہا ہے۔ صاحبِ کتاب مفتی محمد راشد القادری نے بھی اپنا حصہ ملا دیا ہے۔ اور بہت ہی احسن و مدلل انداز کے ساتھ ذکرِ خیر کیا ہے۔ جو ان شاء اللہ قارئین پر عیاں ہو جائے گا۔

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر بھی خصوصی توجہ مبذول کی ہے تاکہ مختصر تحریر بھی دل پذیر ہو جائے اور ہم عملی طور پر ان نفوسِ قدسیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل اور عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء و صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے و طفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال و احوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یا رب العلمین)

العارض

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	غوث و غوثیت کو سمجھنے کے لیے پہلے اسے پڑھیں	05
02	غوث اعظم کہنے پر شرک کا فتویٰ کیوں؟	05
03	استعانت، استمداد اور استغاثہ کا جواز	06
04	غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے	07
05	غوث اکبر ﷺ سے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک	08
06	غوث کے بعد مقام غوثیت پر فائز ہونے کی ترتیب	09
07	طبقات اولیاء پر ایک نظر	09
08	غوث اعظم اور قطب الاقطاب ولایت کا اعلیٰ درجہ ہے	10
09	تذکرہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک جھلک	11
10	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل اسم مبارک	12
11	مشہور گیارہ القاباتی نام: ﴿[illegible]﴾	13
12	ولادت باسعادت	14
13	والدین	14
14	شیخ کی اولاد	14
15	مشہور فرزندان کے نام	15
16	مادر زاد ولی	15
17	آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ مبارک	16
18	کھیل کود سے لاتعلقی	16
19	ولایت کا علم	17
20	بچپن کے عجیب و غریب معاملات	17
21	پرورش و تحصیل علم	18
22	ریاضت و مجاہدات	19
23	شیخ کا حلقہ درس	19
24	تالیفات و تصنیفات	20
25	سر الاسرار	22
26	علم و عمل اور تقویٰ و پرہیزگاری	22
27	تیرہ علوم میں تقریر	22
28	علم کا سمندر	23
29	مشکل مسئلے کا آسان جواب	23
30	جامع اوصاف	24
31	سمندرِ طریقت	24
32	چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر	25
33	پندرہ سال تک ہر رات میں ختم قرآن مجید	25
34	آواز مبارک کی کرامت	25
35	تقریر کے اختتام پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہیبت	26
36	پانچ سو یہودیوں اور عیسائیوں کا قبولِ اسلام	26
37	ڈاکو تائب ہو گئے	27
38	چور قطب بن گیا، مرغی زندہ کر دی	28
39	آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کرامت کا مطالبہ	29
40	بہرے کا علاج فرمایا	30
41	غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بادشاہِ وقت ہیں	30
42	شیخ کے عقائد، نظریات اور تعلیمات	32
43	فرض چھوڑ کر نفل کام کرنے والوں کی مثال	33
44	صرف گیارہویں منانا محبت کی دلیل نہیں	33
45	رضائے الٰہی عزوجل اپنے رب سے کیا مانگیں؟	34
46	توکل اور اخلاص کی حقیقت	36
47	دنیا کو دل سے نکال دو، شکر کیا ہے؟	37
48	صبر کی حقیقت، صدق کیا ہے؟	37
49	رضا کیا ہے؟ زہد کیا ہے؟ خوف کیا ہے؟	38
50	مریدوں پر خصوصی نظرِ کرم	40
51	اپنے مریدوں کے ظاہر و باطن سے باخبر	41
52	سات پشتوں تک مریدوں پر نظرِ کرم	41
53	آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں جنت ملے گی	41
54	مریدین کو مرنے سے پہلے توبہ کی بشارت	42
55	آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوئی مرید توبہ کیے بغیر نہیں جائے گا	42
56	مریدی لاتخف	42
57	وصال	43
58	گیارہویں شریف	43
59	قصیدہ غوثیہ (مع آسان اردو ترجمہ)	44
60	ماخذ و مراجع (Bibliography)	46

غوث وغوثیت کو سمجھنے کے لیے پہلے اسے پڑھیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے محبوب کریم ﷺ کے لطف وکرم کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿تذکرہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ﴾ آپ کے سامنے ہے۔

حدیث پاک میں ہے: صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔(۱)

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

غوثِ اعظم کہنے پر شرک کا فتویٰ کیوں؟

سب سے پہلے تو میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور لوگوں کے عقائد کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں جو غوثِ اعظم کہنے پر شرک کا فتویٰ صادر کردیتے ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہیے کہ ﴿اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات﴾ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔(۲)

بغیر کسی کی نیت جانے، کسی پر فتویٰ لگانا کہاں کا انصاف ہے؟ مدعا علیہ کو صفائی کا موقع پیش کیے بغیر حکم سنا دینا کہاں کا عدل ہے؟ یہ اسلام تو نہیں، نہ اسلام کے اصولوں میں سے کوئی اصول ہے۔ فتویٰ لگانے والے سن لیں! شرک کی اوّلین شرط کسی غیر اللہ کو معبود سمجھ کر پکارنا اور مدد مانگنا ہے۔ جبکہ ایسا کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں کہ وہ خدا سمجھ کر کسی کو غوث، داتا، خواجہ،

---

(۱) کشف الخفاء، حرف العین المهملة، رقم: ۱۷۷۰، ج ۲، ص ۶۵

(۲) صحیح بخاری، مقدمة الشارح، رقم: ۱

مشکل کشا، حاجت روا، فریادرس سمجھتے ہوں۔ لفظوں کی آڑ لے کر اللہ والوں کی شان میں تنقیص کرنا، گستاخیاں کرنا، منافقین کی پرانی علامت ہے جسے قرآن مجید نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

﴿لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا﴾

راعنامت کہنا(۱)

یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ کا بندہ اور پیارا سمجھ کر غوث، داتا، خواجہ، مشکل کشا، حاجت روا، فریادرس کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسلامی معنی و مفہوم کے اعتبار سے باہمی تعاون ﴿اِستِعَانَت﴾ اور ایک دوسرے کی مدد کو پہنچنا ﴿اِستِمدَاد﴾ اور فریادرسی کرنا ﴿اِستِغاثہ﴾ کہلاتا ہے۔ صحیح اسلامی عقیدے کے مطابق استعانت و استمداد، استغاثہ میں اللہ ربّ العزت ہی کی ذات حقیقی طور پر مددگار ہے۔ مگر مجازی طور پر ہر مومن کو ایک دوسرے کی ﴿اِستِعانت﴾ باہمی مدد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔(۲)

اِستِعَانَت، اِستِمدَاد اور اِستِغاثہ کا جواز:

اِستِعانت، اِستِمداد اور اِستِغاثہ کے جواز میں بے شمار مواقع پر آیاتِ طیبات اور احادیثِ مبارکہ موجود ہیں۔ تاجدارِ کائنات ﷺ سے استغاثہ اُسی طرح جائز ہے جیسے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ایک قبطی نے کسی ظالم کے خلاف استغاثہ کیا تو آپ علیہ السلام نے اُس کی مدد فرمائی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۰۴ (۲) سورۃ المائدۃ، آیت: ۲

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ

تو وہ جو اس کے گروہ سے تھا اس نے موسٰی سے مدد مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔(۱)

کتبِ احادیث اِستِمداد اور اِستِغاثہ کے دلائل سے مالا مال ہیں۔ روزِ قیامت بھی

اِستغاثہ رسول ﷺ ہی ہوگا: جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ

اِسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ

لوگ آدم علیہ السلام سے اِستغاثہ کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام

سے اور آخر میں محمد مصطفیٰ ﷺ سے۔(۲)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَغَاثَ بِيْ فِيْ كُرْبَةٍ كُشِفَتْ عَنْهُ وَمَنْ نَادٰى بِاِسْمِيْ فِيْ شِدَّةٍ فُرِّجَتْ عَنْهُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِيْ فِيْ حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهٗ

جو کسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے وہ تکلیف دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی دفع ہو اور جو کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے، وہ حاجت روا ہو۔ اور فرماتے ہیں:

اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْا بِيْ

جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلے سے مانگو تمہاری مراد پوری ہوگی۔(۳)

غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی ابن رضا علی القادری البریلوی (متوفی ۱۳۴۰ھ)

---

(۱) سورة القصص، آیت: ۱۵ (۲) صحيح البخاري، رقم: ۱٤٠٥

(۳) بهجة الأسرار، ذكر كلمات أخبر بها عن نفسه محدثا... إلخ، ص ٥٤

سے کسی نے پوچھا: کیا غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

جواب ارشاد فرمایا: بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔(۱)

غوثِ اکبر ﷺ سے غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے کسی نے غوث اور ان کے کشف سے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا: ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب "عبداللہ" ہوتا ہے۔ دائیں طرف کا وزیر "عبدالرّب" اور بائیں طرف کا وزیر "عبدالملک" ہے۔ اس سلطنت میں بائیں طرف کا وزیر دائیں طرف کے وزیر سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنتِ دنیا کے۔ اس لئے کہ یہ سلطنتِ قلب ہے اور دل بائیں جانب ہوتا ہے۔

غوثِ اکبر وغوثِ ہر غوث حضور سیدِ عالم ﷺ ہیں۔ صدیقِ اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور ﷺ کے بائیں طرف کے وزیر تھے۔ اور فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دائیں طرف کے وزیر تھے۔ پھر اُمت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم وعثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی، اس کے بعد امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وامام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے۔ پھر مولیٰ علی (رضی اللہ عنہ) کو غوثیت عطا ہوئی اور اِمامَین مُحترمَین (حسنین کریمین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری (رحمۃ اللہ علیہ) تک

---

(۱) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۷۸

یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُن کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیّدُنا غوثِ اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) مستقل غوث، حضور تنہا غوثیتِ کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے۔ حضور "غوثِ اعظم" بھی ہیں اور "سیّدُ الافراد" (ولایت کا ایک درجہ ہے) بھی، آپ کے بعد جتنے غوث ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی (رحمۃ اللہ علیہ) تک سب نائب حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہوں گے پھر امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کو غوثیتِ کبریٰ عطا ہوگی۔(۱)

غوث کے بعد مقامِ غوثیت پر فائز ہونے کی ترتیب:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے کسی نے پوچھا کہ غوث کے انتقال کے بعد درجۂ غوثیت پر کون مامور ہوتا ہے؟

تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا: غوث کی جگہ "اِمامَین" (یعنی غوث کے دونوں وزیروں میں) سے کسی ایک کو غوث کر دیا جاتا ہے اور اِمامین کی جگہ اوتادِ اربعہ سے اور "اوتاد" کی جگہ بُدَلا (یعنی ابدالوں) سے "بُدَلا" کی جگہ پر ابدالِ سبعین سے اور ان کی جگہ تین سو "نُقَباء" سے، پھر اولیاء سے اور اولیاء کی جگہ عامّہ مومنین سے کر دیا جاتا ہے۔(۲)

طبقاتِ اولیاء پر ایک نظر:

ابو مدین شعیب بن عبداللہ بن سعد بن عبد الکافی (متوفی ۵۹۴ھ) لکھتے ہیں:

(۱) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۸

(۲) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۰

نقباء ستر (70) ہیں اور یہ مصر میں ہیں کسی دوسرے شہر میں نہیں ہوتے۔

ابدال چالیس (40) ہیں اور یہ شام میں ہیں اور معرفت وبصیرت رکھنے والوں کو نظر آتے ہیں۔

نجباء تین سو (300) ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں مغرب میں (شیاطین وکفار سے) جنگ کے لئے مقرر فرمایا۔ یہ اللہ عزوجل کے دین کے محافظ ومددگار ہیں۔

رجال الغیب دس (10) ہیں اور یہ عراق میں ہیں۔ اور ان کا جامِ محبت ہر طرح کی آمیزش سے پاک صاف اور شفاف ہے۔

اقطاب سات (7) ہیں۔ جنہیں اللہ عزوجل نے شہروں اور اطراف عالم میں بسنے والوں کے نفع کے لئے سات ملکوں میں پیدا فرمایا۔

اور غوث (ہر زمانے میں) صرف ایک ہوتا ہے۔ جسے اللہ عزوجل عزت وعظمت والے شہر مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً) پر مامور فرماتا ہے۔ (۱)

غوثِ اعظم اور قطب الاقطاب ولایت کا اعلیٰ درجہ ہے:

مفتی احمد یار بن یار محمد خان نعیمی اشرفی بدایونی گجراتی (متوفی ۱۳۹۱ھ) ''مرقاۃ شرح مشکوٰۃ'' کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

صوفیاء کی اصطلاح میں اولیاء اللہ کے طبقات وتعداد مختلف ہیں۔ چنانچہ ہمیشہ دنیا میں ایک (1) قطب ہوگا اور چار (4) اوتاد، چالیس (40) یا ستر (70) ابدال، تین سو (300) یا پانچ سو (500) نقیب، بعض کے نزدیک پانچ (5) اُمناء یا نجباء بھی ہیں، ان کے

(۱) الروض الفائق فی المواعظ الرقائق، ص ۳۰۹

کام و نام کتب صوفیاء میں موجود ہیں۔ ان حضرات کی تعداد میں اختلاف ہے۔

زمانۂ تابعین میں اویس قرنی قطب الوقت تھے، پھر حضور شیخ عبدالقادر جیلانی بالاتفاق قطب ہیں۔

غوث اعظم قطب عالم غالبًا ایک ہی ولی کا نام ہے، اللہ تعالیٰ کے فیوض باطنی قطب عالم پر نازل ہوتے ہیں۔ پھر قطب عالم کی طرف سے عالم میں بقدر ظرف تقسیم ہوتے ہیں، چاروں سمتوں میں رہتے ہیں۔ مشرق، مغرب، جنوب، شمال، یہ حضرات قطب سے فیض لے کر اپنے علاقے میں تقسیم کرتے ہیں۔ (۱)

غوثِ اعظم اور قطب الاقطاب ولایت کا اعلیٰ درجہ ہے اور اس درجہ پر فائز ہونے والے ایک ہی ولی کے دو نام ہیں۔ یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ہی غوثِ اعظم اور قطب الاقطاب کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ (متوفی ۱۳۴۰ھ) لکھتے ہیں:

اِنَّهٗ قُطْبُ الْاَقْطَابِ وَالْغَوْثُ الْاَعْظَمِ

آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام قطبوں کے قطب اور غوث اعظم ہیں۔ (۲)

تذکرہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک جھلک:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے کون واقف نہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو نام سے نہیں تو القابات سے ضرور پہچانتا ہوگا۔ اہلِ محبت میں آپ غوث اعظم

(۱) مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج ۷/ ص ۳۰۰

(۲) نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص ۹/ ۱۰

اور غوث الثقلین کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ علماء و مشائخ میں آپ شیخ الاسلام اور شیخ الشیوخ کے نام سے جانے وپہچانے جاتے ہیں۔ اہل تصوف واہل طریقت میں آپ پیرانِ پیر دستگیر کے لقب سے جانے وپہچانے جاتے ہیں، طبقاتِ اولیاء میں آپ قطب الاقطاب، سلطان الاولیاء اور سردارِ اولیاء کے القابات سے جانے وپہچانے جاتے ہیں۔ اہل معرفت میں آپ محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، قندیلِ لامکانی کے ناموں سے جانے وپہچانے جاتے ہیں۔ اہل علم میں آپ اپنے علمی وفقہی مقام ومرتبہ کی وجہ سے زعیم العلماء کے نام سے جانے وپہچانے جاتے ہیں۔ اہل دنیا میں آپ اپنے عالی حسب ونسب کی وجہ سے السید السند کے نام سے جانے وپہچانے جاتے ہیں۔ اہل حقیقت میں آپ اپنی کرامت وشرافت، سماعت و بصارت اور خلقِ خدا میں خدمت کے اعتبار سے محی الدین کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ عبادت گزاروں میں آپ اپنی عبادت وریاضت، مجاہدے ومشاہدے کی وجہ سے بازِ اشہب کے لقب سے جانے وپہچانے جاتے ہیں۔ مختصراً یوں کہہ لیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی علمی، عملی اور فقہی مقام ومرتبہ، تقویٰ وپرہیزگاری اور تزکیۂ نفس کے حوالے سے آپ کی ذات اور آپ کی خدمات چہار دانگِ عالم میں عقیدت واحترام کے ساتھ تسلیم کی جاتی ہیں۔

اولیاء اللہ رحمہم اللہ زمین پر اللہ کے بندوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہیں۔ ان کا وجود پوری کائنات کے لئے خیر وبرکت ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل اسم مبارک:

السید محی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی (رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔ (السید محی الدین) آپ کے مشہور القابات ہیں اور (ابو محمد) آپ کی کنیت ہے۔ (عبدالقادر) آپ کا

اصل نام ہے۔ (الجیلانی) آپ کے پیدائشی شہر جیلان کی طرف نسبت ہے۔ (الحسنی والحسینی) آپ کے نسب کی وضاحت ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

القابات:

غوثِ اعظم، شیخ الاسلام، شیخ الشیوخ، پیرانِ پیر دستگیر، غوث الثقلین، محی الدین، امام الاولیاء، سلطان الاولیاء، سردارِ اولیاء، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، قندیلِ لامکانی، السید السند، قطبِ بغداد، قطب الاقطاب، زعیم العلماء، بازِ اشہب۔

مشہور گیارہ القاباتی نام: ﴿نسخۂ بغدادی﴾

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہی گیارہ نام نسخۂ بغدادی کے نام سے بہت مشہور ہیں۔

یَا شَیْخ مُحْیُ الدِّیْن، یَا سَیِّدْ مُحْیُ الدِّیْن، یَا مَوْلَانَا مُحْیُ الدِّیْن،
یَا مَخْدُوْمْ مُحْیُ الدِّیْن، یَا دَرْوِیْشْ مُحْیُ الدِّیْن، یَا خَوَاجَہْ مُحْیُ الدِّیْن،
یَا سُلْطَانْ مُحْیُ الدِّیْن، یَا شَاہْ مُحْیُ الدِّیْن، یَا غَوْثْ مُحْیُ الدِّیْن،
یَا قُطْبْ مُحْیُ الدِّیْن، یَا سَیِّدُ السَّادَاتْ عَبْدَ الْقَادِرْ مُحْیُ الدِّیْن

ربیع الغوث کی گیارھویں شب (یعنی بڑی رات) سرکار غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے یہی گیارہ نام (اوّل و آخر گیارہ بار دُرود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔(۱)

---

(۱) رسالہ جنّات کا بادشاہ، ص ۱۸

ولادت باسعادت:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یکم رمضان ۴۷۰ھ بمطابق ۱۷مارچ ۱۰۷۸ء کو ایران کے صوبہ کرمان شاہ کے شہر مغربی گیلان میں ہوئی، جس کو کیلان بھی کہا جاتا ہے اور اسی لئے آپ کا ایک اور نام شیخ عبدالقادر گیلانی بھی ماخوذ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سُنّی حنبلی طریقہ کے نہایت اہم صوفی شیخ اور سلسلۂ قادریہ کے بانی ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق جنید بغدادی کے روحانی سلسلے سے ملتا ہے۔ آپ کی خدمات و افکار کی وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی کو مسلم دنیا میں غوث الاعظم دستگیر کا خطاب دیا گیا ہے۔

والدین:

آپ کے والد ماجد کا نام سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن عبداللہ الجیلی الحسنی ہے۔ اور والدہ کا نام اُمّ الخیر فاطمہ ہیں۔ (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) آپ کے والد ماجد جیلان شریف کے اکابر مشائخ کرام میں سے تھے۔ اور والدہ حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی تھیں جو جیلان شریف کے مشائخ میں سے تھے۔

شیخ کی اولاد:

امام ذہبی علیہ رحمۃ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے عبدالرزاق کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

وَلَدَ لِأَبِي تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ وَلَدًا سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ ذَكَرًا وَالْبَاقِي أُنَاثٌ

میرے والد کی اولاد (۴۹) تھی جن میں (۲۷) بیٹے اور باقی

سب بیٹیاں تھیں۔(یعنی بقیہ ۲۲ بیٹیاں تھیں)(۱)

مشہور فرزندان کے نام:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور بیٹوں کے نام یہ ہیں: سیف الدین۔شرف الدین۔ابوبکر۔ سراج الدین۔یحیٰ۔موسیٰ۔محمد۔ابراہیم۔عبداللہ۔عبدالوہاب۔ابونا صر موسیٰ۔(علیہم الرحمۃ)

سالک السالکین میں ہے کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مرتبۂ غوثیت ومقام محبوبیت سے نوازا گیا تو ایک دن جمعہ کی نماز میں خطبہ دیتے وقت اچانک آپ پر استغراق کیفیت طاری ہوگئی اور اسی وقت زبانِ فیض سے یہ کلمات جاری ہوئے:

قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان سن کر جمیع اولیاء اللہ رحمہم اللہ حاضرین وغائبین جو زندہ تھے یا پردہ کر چکے تھے آپ کی اطاعت میں گردنیں جھکادیں۔صرف ایک منکر ہوا تھا جیسا کہ:

امام ابن حجر مکی شافعی (متوفی ۹۷۳ھ) اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں: مگر اصفہان میں ایک شخص منکر ہوا فوراً اس کا حال سلب ہوگیا۔(۲)

مادرزادولی:

اہل معرفت اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد یعنی

---

(۱) سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ / ص ۴۴۷

(۲) الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ھذہ الخ، ص ۴۱۴

پیدائشی ولی ہیں۔ آپ کی یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ آپ ماہِ رمضان المبارک میں طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کبھی بھی دودھ نہیں پیتے تھے اور یہ بات گیلان میں بہت مشہور تھی۔

وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا رَضَعَ فِیْ رَمَضَانَ

یعنی سادات کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن بھر دودھ نہیں پیتا۔(۱)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزند ارجمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔ اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔ پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ سیّدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔(۲)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ مبارک:

حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام محی الدین سید عبدالقادر جیلانی، قطب ربانی، غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضعیف البدن، میانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رنگ گندمی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وافر علم و فضل تھے۔(۳)

کھیل کود سے لاتعلقی:

بچپن میں عام طور سے بچے کھیل کود کے شوقین ہوتے ہیں لیکن آپ بچپن ہی سے

---

(۱) قلائد الجواهر، ص ۳

(۲) (۳) بهجة الاسرار و معدن الانوار، ذكر نسبه وصفته رضي الله تعالىٰ عنه، ص ۱۷۲ـ۱۷۴

لہو ولعب سے دور رہے۔ آپ کا ارشاد ہے یعنی جب بھی میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں سنتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا تھا اے برکت والے! میری طرف آ جا۔(۱)

ولایت کا علم:

ایک مرتبہ بعض لوگوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کو ولایت کا علم کب ہوا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ دس برس کی عمر میں جب میں مکتب میں پڑھنے کے لئے جاتا تو ایک غیبی آواز آیا کرتی تھی جس کو تمام اہل مکتب بھی سنا کرتے تھے کہ

اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے ولی کے لئے جگہ کشادہ کر دو۔(۲)

بچپن کے عجیب وغریب معاملات:

شیخ محمد بن قائد الاُوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہم سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا اور میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا:

یَا عَبْدَ الْقَادِرِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ

یعنی اے عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔

میں گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میدان عرفات میں لوگ

---

(۱) بہجۃ الاسرار، ص ۲

(۲) بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبربھا ــــــ الخ، ص ۴۸

کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا مجھے راہِ خدا عزوجل میں وقف فرما دیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں وہاں جا کر علم دین حاصل کروں۔

والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا میں نے بیل والا واقعہ عرض کر دیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ دینار جو میرے والد ماجد کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے کچھ دینار لے لئے اور کچھ دینار اپنے بھائی سید ابو احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے چھوڑ دیئے، والدہ ماجدہ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرمائی اور جیلان کے باہر تک مجھے الوداع کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے ! میں تجھے اللہ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔(۱)

پرورش و تحصیلِ علم:

آپ کے والد کے انتقال کے بعد، آپ کی پرورش آپ کی والدہ اور آپ کے نانا نے کی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تحصیلِ علم کے لئے بغداد تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کو فقہ کے علم میں ابو سعید علی مخرمی، علم حدیث میں ابوبکر بن مظفر اور تفسیر کے لئے ابو محمد جعفر جیسے اساتذہ میسر آئے۔

---

(۱) بهجة الاسرار، ذكر طريقه رحمة الله تعالىٰ عليه، ص ١٦٧

ریاضت و مجاہدات:

تحصیلِ علم کے بعد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شہر کو چھوڑا اور عراق کے صحراؤں اور جنگلوں میں ۲۵ سال تک سخت عبادت و ریاضت کی۔

پھر آپ نے دوبارہ بغداد میں سکونت اختیار کی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جلد ہی آپ کی شہرت و نیک نامی بغداد اور پھر دور دور تک پھیل گئی۔ ۴۰ سال تک آپ نے اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لیا نتیجتاً ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس سلسلہ تبلیغ کو مزید وسیع کرنے کے لئے دور دراز وفود کو بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا۔ خود حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ اسلام کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور برصغیر تک تشریف لے گئے۔

شیخ کا حلقہ درس:

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم سے فراغت کے بعد دعوت و تبلیغ، وعظ و نصیحت اور تعلیم و تربیت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیا جس اخلاص و للّٰہیت کے ساتھ آپ نے یہ سلسلہ شروع کیا، اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کے کام میں بے پناہ برکت ڈالی اور آپ کا حلقۂ درس آپ کے دور کا سب سے بڑا تعلیمی و تربیتی حلقہ بن گیا۔ حتیٰ کہ وقت کے حکمران، امراء و وزراء اور بڑے بڑے اہلِ علم بھی آپ کے حلقہ وعظ و نصیحت میں شرکت کو سعادت سمجھتے۔ جبکہ وعظ و نصیحت کا یہ سلسلہ جس میں خلق کثیر شیخ کے ہاتھوں پر توبہ کرتی، شیخ کی وفات تک جاری رہا۔(۱)

---

(۱) سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ / ص ۴۴۱

حافظ ابن کثیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مصروفیات کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

آپ نے بغداد آنے کے بعد ابو سعید مخرمی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ابو سعید مخرمی کا ایک مدرسہ تھا جو انہوں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیا۔ اس مدرسہ میں شیخ لوگوں کے ساتھ وعظ ونصیحت اور تعلیم و تربیت کی مجالس منعقد کرتے اور لوگ آپ سے بڑے مستفید ہوتے۔ (1)

تالیفات وتصنیفات:

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بنیادی طور پر ایک موثر واعظ و مبلغ تھے تاہم مورخین نے آپ کی چند تصنیفات کا تذکرہ کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صاحب قلم بھی تھے۔ مگر اس سے یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیے کہ مورخین نے آپ کی جن تصنیفات کا احاطہ کیا ہے، وہ تمام فی الواقع آپ ہی کی تصنیفات تھیں بلکہ آپ کی ذاتی تصنیفات صرف تین ہیں۔ جبکہ باقی کتابیں آپ کے بعض شاگردوں اور عقیدت مندوں کی تالیفات ہیں جن کو حصول برکت کے لیے آپ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

(1) غنیۃ الطالبین:

اس کتاب کا معروف نام تو یہی ہے مگر اس کا اصل اور بذاتِ خود شیخ کا تجویز کردہ نام یہ ہے: ﴿الغنیة لطالبی طریق الحق﴾ یہ کتاب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے زیادہ مشہور و معروف کتاب ہے۔ بلکہ شیخ کے افکار ونظریات پر مشتمل ان کی مرکزی تالیف بھی یہی ہے۔ دورِ حاضر میں بعض لوگوں نے اسے شیخ کی کتاب تسلیم کرنے سے انکار یا تردد کا اظہار بھی کیا

---

(1) البدایہ والنہایہ، ج ١٢ / ص ٢٥٢